حضور قلندر بابااولیا ء رحمتہ اللہ علیہ

کا نایاب لیکچر

Acd vol 163

Track 1

Time 23:00

لازمانیت کیا ہے ؟

انسان اللہ کو کیوں نہیں مانتا ؟

سائنسی نظریہ

سائنس دان جس مادی نظریہ کی تشہیر کر تے ہیں وہ یہ ہے کہ جب تک کسی چیز کا عملی مظاہر ہ

Demnonstration

نہ ہو تو اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا ۔سائنس دان بہت کچھ جا ننے کے)( ) باوجود یہ بھول جا تے ہیں کہ وہ مادی خول میں بند ہوکر خود اپنے نظریہ کی نفی کر رہے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں ایسا غیب جو آنکھ نظر نہ آئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب کہ ان کی ساری ترقی کا درومدار نظر نہ آنی والی روشنی پر ہے ۔

بانی قلندر شعور ،ابدال حق ،حسن اخریٰ محمد عظیم برخیاقلندر بابااولیا ء فرما تے ہیں :

روحانی اقدار سے متعلق جتنے علوم ابھی تک زیر بحث آئے ہیں ان سب علوم میں کا ئنات جو مظاہر میں اہمیت رکھتی ہے وہ بعد کی چیز ہے ،پہلے مخفی اور غیب ہی کو سمجھنے کی کو شش کی جا تی ہے ۔اگر مخفی ا ور غیب سمجھنے میں آسانی ہو جا ئے تو مظاہر کس طرح بنتے ہیں ،مظثاہر کے بننے اور تخلیق ہو نے کے قوانین کیا ہیں یہ ساری باتیں آہستہ آہستہ ذہن میں آنی لگتی ہیں ۔اور فکر اس کو اسی طرح محسو س کر تی ہے جس طرح بہت سی باتیں جو انسان کے تجربہ میں نو عمری سے ہو ش کے زمانے تک آتی رہتی ہیں ان میں ایک خاص طرح کو ارتباط رہتا ہے ۔ان تمام چیزوں کو جو غیب سے متعلق ہیںاللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے نام دئیے ہیں اور انبیاء نے ان ناموں کا تذکرہ کر کے ان کے اوصاف کو عوام کے سامنے پیش کیا ہے قرآن پاک ست پہلے کی کتابیں بھی ان چیزوں پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن ان کتابوں میں جستہ جستہ تذکرے ہیں ۔زیادہ تفصیلات قرآن پا ک میں ملتی ہیں ۔قرآن پاک کی تفصیلات ہر جب غور کیا جا تا ہے تو یہ اندازہ ہو تا ہے کہ غیب مظاہر سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔

غیب کوسمجھنا بہت ضروری ہے ۔مذہب یا دین جس چیز کو کہتے ہیں وہ غیب
ہی کے

Base

پر منحصر ہے ۔مظاہر کا تذکرہ مذہب میں ضرور آتا ہے لیکن یہ ثانویت رکھتا
ہے ،اس کو کسی دور میں اوّلیت حاصل نہیں تھی ۔مادی دنیا اسے کتنی ہی
اوّلیت دے لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی اس سے طرز پر سوچنے لگی ہے ۔مثلاً
موجودہ دور کے سائنسدان بھی غیب کو اوّلیت دینے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔وہ
کسی چیز کو فرض کر تے ہیں ۔فرض کر نے کے بعد نتائج اخذ کر تے ہیں تو وہ ان
تمام چیزوں کو حقیقی ،لازمی اور یقینی قرار دیتے ہیں جیساکہ بیسویں صدی
میں الیکٹران کا کردار زیر بحث ہے ۔الیکٹران کے بارے میں سائنسدانوں نے ایک
ہی رائے ہے کہ وہ بیک وقت

Particleasa

ا ور

Behave As A Wave

کر تا ہے ۔اب غور طلب یہ ہے کہ جو چیز محض مفروضہ ہے وہ بیک وقت دو
طرزپر عمل کر ے اور اس کے عمل کو یقینی تسلیم کیا جا ئے ۔وہ ساتھ ہی ساتھ
یہ بھی کہتے ہیں کہ الیکٹران کو آج تک نہ دیکھا گیا ہے اور نہ آئندہ اس کودیکھنے
کی امید ہے لیکن ساتھ ہی وہ الیکٹران کواتنی ٹھوس حقیقت تسلیم کر تے ہیں
جتنی ٹھوس کو ئی حقیقت اب تک نوع انسانی کے ذہن میں آسکی ہے یا نوع
انسانی جس حقیقت سے اب تک روشناس ہو سکی ہے ۔اب ظاہر ہے کہ صرف
مفروضہ سے چل کر وہ ا س نتیجہ پر اسی منزل تک پہنچ جا تے ہیں جس منزل
کو اپنے لئے ایجادات اور بہت زیادہ اہمیت اور کامیابی کی منزل قرار دیتے ہیں ۔
اس اہم منزل کو وہ نوع انسانی کے عوام سے روشناس کر نے کی کو شش میں
لگے رہتے ہیں ۔کئی مرتبہ ایسا ہو تا ہے کہ جن حقائق کو وہ ایک مرتبہ حقائق
کہہ کرپیش کر چکے ہیں چند سال کے بعد یا زیادہ مدت کے بعد وہ ان حقائق جو
رد کر دیتے ہیں ۔اور رد کرکے ان کی جگہ نئی طور اطوار،نئے فارمولے لے آتے ہیں
۔اور ان نئے فارمولوں کوپھر ان ہی حقائق کا مرتبہ دیتے ہیں جب حقائق کا
مرتبہ پہلے وہ ایک حد تک برسہا برس کسی بھی ایک روشدہ چیز کو دے چکے تھے
۔ظاہر ہے کہ غیب کی دنیا ان کے لئے اوّلیت رکھتی ہے حالاں کہ وہ محض مادے
پرست ہیں اور خود کو مادیت کی دنیا کا پرستار کہتے ہیں ۔وہ ایک لمحے کے لئے
یہ تسلیم کر نے کو تیار نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا غیب کی دنیا کوئی چیز
ہے یا کو ئی اوّلیت رکھتی ہے یا اس کے کو ئی معنی ہیں یا قابل تسلیم ہے یا اس
کو نظر انداز کر نا مناسب نہیں ہے ۔اس قسم کے تصوّرات جن کو مادیت کہنا

چاہئے ان کے اردگرد ہمیشہ جمع رہتے ہیں اورجب کبھی کسی غیب کا تذکرہ کیا
جا تا ہے تو وہ ہمیشہ ایک ہی مطالبہ کر تے ہیں کہ جب تک کو ئی

Demonstration

نہ کیا جا ئے اس وقوت تک ہم کسی غیب سے متعارف ہو سکتے ہیں ،نہ کسی
غیب سے متعلق یقین کرنے کو اور یہ سمجھنے کو کہ غیب کو ئی خبر ہو سکتا ہے
ہم تیار ہیں یا یہ کہ ہم سائنس کی دنیا میں نظریہ غیب کو یا غیب کے تذکرہ کو
کوئی جگہ دینے کے لئے آمادہ ہیں۔بہر کیف وہ جس طرح بھی کہتے ہیں یہ تو
صرف طرز فکر ہے اور طرز گفتگو ہے لیکن عملی دنیا میںاور تفکر کی عملی
منزل میں وہ اسی مقام پر ہیں جس مقام پر کہ ایک آدمی غیب پر یقین کر نے
والا اللہ کی ذات کو پیش کر تا ہے اور ان تمام ایجنسیوں کو تسلیم کر تا ہے جن
کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے اور وہ ایجنسیاں جو شرط ایمان
میں ہیں اور کسی ایسے شخص پر جو اللہ کو مانتا ہے اپنا تسلّط رکھتی ہیں اور
ان تمام ایجنسیوں اور ان تمام ہستیوں کو وہ ایسی زندہ حقیقت اور ایسی
ٹھوس معنویت تسلیم کر تا ہے جیسے کہ مادہ پرست کسی پتھر کی یا معدنی یا
کسی ایسے مظاہر کے متعلق چیز کو تسلیم کر تے ہیں جو ان کے سامنے بطور
مشاہدہ کے ہمہ وقت موجود رہتی ہے اور جس کو یہ چھوتے ،چکھتے دیکھتے اور
سمجھتے ہیں ،جس کے متعلق وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں تغیر ہے ،اس میں
توازن ہے ،اس میں ایک امتزاج ہے ،اس میں تاثر ہے ،اس میں قوت ہے اور جس
قسم کی چیز وہ مادیت کی دنیا میں دیکھتے ہیں ان تمام چیزوں کا وہ اس طرح
تذکرہ کر تے ہیں اور ان پر ایک خاص طرز سے ایمان رکھتے ہیں ۔دوسرے الفاظ
میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں ایک خد ا کا پرستار جس طرح غیب پر ایمان رکھتا
ہے بالکل اسی طرح مادہ کا پرستار مادیت کی دنیا پر یقین رکھتا ہے ۔نہ خدا
پرست کو غیب کی دنیا پر ایمان رکھے بغیر چارہ ہے اور نہ مادیت پرست کو مادہ
پر ایمان لائے بغیر مفر ہے ۔دونوں ایک نہ ایک طرز رکھتے ہیں اور ان میں یہ چیز
مشترک ہے کہ اس طرز پر ان کا ایمان اور ایقان ہو تا ہے ۔اسی ایمان وایقان
کو یہ زندگی کہتے ہیں ۔اصل میں یہ کہنے کی بات یہ ہے کہ کو ئی زندگی بغیر
ایمان و ایقان کے ناممکن ہے خواہ کسی خدا پرست کی زندگی ہو یا مادہ پرست
کی۔